اطاعت میں ہی ہر دور کے مسائل کا حل مضمر ہے اور ان سے فرار و احتراز گمراہی و ضلالت کی صورت میں منتج ہو گا۔

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۳۶ میں فرمایا :

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ ﴾

''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہ ہوا۔''

یہ مضمون دیگر کئی مقامات پر بھی بیان ہوا ہے۔[1]

سورۃ النساء کی آیت نمبر۶۵ میں بڑے فیصلہ کن انداز سے بتا دیا گیا ہے کہ ہمارے ایمان کو پرکھنے کا پیمانہ یہ ہے کہ ہم اپنے معاملات زندگی میں نبی کریم ﷺ کے احکام کو واجب التعمیل مانتے ہیں یا نہیں۔

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾

''تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے معاملات میں آپؐ کو منصف تسلیم نہ کریں اور جو فیصلہ آپؐ کریں اس پر دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلہ کے سامنے مکمل طور پر سرِ تسلیم خم کر دیں۔''

اس آیت مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ :

i) اپنے معاملات میں نبی کریم ﷺ کو منصف ماننا ہمارے ایمان کی پہچان اور تقاضا ہے۔

ii) یہ فیصلہ مانتے ہوئے ماتھے پر شکنیں نہ پڑیں بلکہ خوش دلی سے مانیں۔

iii) یہ فیصلہ مکمل طور پر مانا جائے' کچھ مان لیا کچھ چھوڑ دیا کی کیفیت نہ ہو۔

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۶[2] اور سورۃ التوبہ کی آیت نمبر۱۲۸[3] کو یکجا کر کے پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھا رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی مومنوں کی اتنی خیر خواہ ہے کہ کسی انسان کا اپنا کوئی فیصلہ یا منصوبہ کسی بھی وجہ سے

اس کے خلاف جا سکتا ہے اور اس سے اسے نقصان پہنچ سکتا ہے، لیکن نبی کریم ﷺ کی ذات وہ ہے جن کا کوئی حکم یا فیصلہ کسی بھی مومن کے لئے تکلیف یا نقصان کا باعث نہیں بن سکتا۔ لہٰذا تم اپنے معاملات میں بے چون و چرا انہیں ہی منصف مانا کرو اور انہی کی ہدایات پر عمل کیا کرو۔

مذکورہ صدر دونوں آیات میں اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تمہارے اس قدر خیر خواہ ہیں تو تمہاری محبت کا مرکز بھی وہی ہونے چاہئیں۔ اس طرح "محبت بھری اطاعت" کا سبق دیا گیا کیونکہ جو اطاعت محبت کی معیت میں ہو وہ آسان بھی ہوتی ہے اور دیرپا بھی۔

سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ میں نبی کریم ﷺ کے کچھ امتیازات بیان کئے گئے کہ آپؐ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے اور گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور انسانوں نے خود ساختہ پابندیوں کے جو طوق اپنے اوپر اٹھا رکھے تھے انہیں ہٹاتے ہیں۔ ان چیزوں کے ذکر کے بعد فرمایا:

﴿ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ﴾

"پس جو لوگ آپؐ پر ایمان لاتے ہیں، آپؐ کی حمایت کرتے ہیں، آپؐ کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو آپؐ کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

گویا اس آیت مبارکہ میں کامیابی کی ضمانت نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں رکھی گئی ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۷۱ میں فرمایا:

﴿ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○ ﴾

"جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی وہ یقیناً بڑی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔"

اس کے علاوہ متعدد آیات میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو لازم بھی کیا گیا اور اسی میں کامیابی کا راز بتایا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

(i) ((تَرَکْتُ فِیکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا : کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِی)) {۴}

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' تم اگر انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت۔"

(ii) ((عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی)) {۵}

"تمہارے اوپر لازم ہے کہ میری سنت پر عمل کرو۔"

(iii) ((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ)) {۶}

"تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ کر لے جو میں لے کر آیا ہوں۔"

(iv) ابو رافع سے روایت ہے' فرمایا : "میں تمہیں ایسا نہ پاؤں کہ ایک شخص اپنے چھپر کھٹ میں تکیہ لگائے (مغرورانہ انداز سے) بیٹھا ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے منع کیا ہے' کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور اسے سن کر وہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا' ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے جو ہمیں کتاب اللہ میں ملا ہے"۔ {۷}

لاتعداد احادیث میں سے نمونے کے طور پر ہم نے چند احادیث کا ذکر کیا ہے جن میں نبی کریم ﷺ کی اتباع کو کامیابی کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ آئندہ صفحات میں ہم عصر حاضر کے مسائل اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ان کے حل پر روشنی ڈالیں گے۔

i) علاقائی' لسانی اور نسلی تعصبات :

اسلامی معاشرہ اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے ان میں ایک مسئلہ تعصبات اور محدود عصبیتوں کا مسئلہ ہے۔ اس فتنے نے معاشرہ کو گھن کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ ان علاقائی' لسانی اور نسلی تعصبات نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ مسلمانوں میں باہم تفرقہ ڈالنے کے لئے مسلمان ممالک میں نظریہ قومیت کو اجاگر کیا گیا اور انہیں چھوٹی

چھوٹی قومیتوں میں تقسیم کرنے کی کامیاب حکمت عملی اختیار کی گئی ہے اور ہم اپنے دشمنوں کے جال میں پھنس کران محدود قومیتوں کے راگ الاپ رہے ہیں۔ کم و بیش ہر مسلمان ملک میں ایسا ہی کھیل کھیلا گیا ہے' حالانکہ نبی کریم ﷺ نے انہی رجحانات کا قلع قمع فرمایا تھا۔ وہ عرب جو اپنی عصبیت میں شدید تھے' آپ ؐ نے انہیں ایک نئی ترکیب سے شیر و شکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا احسان عظیم بتایا ہے کہ اس نے تمہاری دشمنیوں کو اخوت میں بدل دیا اور افتراق و عداوت کے حوالے سے بتایا کہ تم تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے لیکن اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچالیا [۸]۔ پھر قرآن مجید کا اعلان ہے کہ اللہ نے تمہارے دلوں میں جو محبت ڈالی اس کے حصول کے لئے اگر تم اپنا سب کچھ خرچ کر دیتے تب بھی اسے حاصل نہ کرپاتے [۹]۔ منافقین نے اوس اور خزرج کے درمیان شرارت سے جھگڑا پیدا کیا تو اسی وقت قرآن مجید میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ " وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ [۱۰] نبی کریم ﷺ نے تمام علاقائی' لسانی اور خاندانی تعصبات کا استیصال فرما دیا۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص امام کی اطاعت سے نکل گیا اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حال میں فوت ہوا' تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ اور جو شخص ایسے نشان کے نیچے لڑا جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو اور وہ تعصب سے غضبناک ہوا اور اس نے لوگوں کو اسی تعصب کی بنیاد پر بلایا' اور اگر کسی کی مدد کی تو وہ بھی تعصب کی بنیاد پر کی اور وہ اسی حالت میں مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میری امت کے خلاف جو تلوار لے کر کھڑا ہوا اور میری امت کے اچھے اور برے لوگوں کو قتل کیا' نہ اپنے معاشرے کے مومن کی پروا کی اور نہ ہی ایسے کافر کی جس کا مسلمانوں کے ساتھ امن کا معاہدہ تھا' ایسا شخص مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔ نہ تو وہ میری امت میں سے ہے اور نہ ہی میں اس کا ذمہ دار ہوں۔" [۱۱]

مسلم شریف میں روایت ہے' عرفجہ ؓ کہتے ہیں :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((إِنَّهُ

سَتکون هنات وهنات، فمَن اراد اَن یفرّق امرَ هذہِ الامّۃ وھی جمیعٌ فاضرِبُوہ بالسَّیفِ کائناً مَن کان)) [۱۲]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : "عنقریب طرح طرح کے شر اور فسادات رونما ہوں گے۔ پس جو شخص اس امت کے اتحاد و ارتباط میں تفریق پیدا کرے اور متحد قوم کے اتحاد کا شیرازہ بکھیرے، اس کی گردن تلوار سے اڑا دو، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"

وحدتِ ملت کے شیرازہ کو متحد رکھنے کی اہمیت اس حد تک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حتی المقدور سربراہِ مملکت کی اطاعت کا ہی حکم دیا ہے اور بات بات پر اختلاف و انتشار پیدا کرنے کے رجحان کی شدید طور پر حوصلہ شکنی کی ہے [۱۳]۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے نسب پر فخر کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا :

((لَینتھینَّ اقوامٌ یفتخرون بآباءٍ ھم الّذین ماتوا، انّما ھم فحمٌ من جھنّم، او لَیکونُنَّ اھونَ علَی اللّٰہ مِنَ الجُعَلِ الذی یُدَھْدِہُ الخِراءَ بِاَنفہ، انَّ اللّٰہ قد اَذھَبَ عنکم عُبِیّۃَ الجاھلیۃِ وفَخرھا بالآباء، انّما ھو مومنٌ تقیٌّ، اَو فاجرٌ شقیٌّ، النّاس کلُّھم بنو آدم، وآدمُ مِن تُراب)) [۱۴]

"لوگ اپنے ان آباء و اجداد پر فخر کرنے سے لازماً باز رہیں جو مرچکے ہیں، وہ تو جہنم کے کوئلے ہیں۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجاست کے اس کیڑے سے بھی ذلیل تر ہو جائیں گے جو نجاست کو اپنی ناک سے آگے دھکیلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور آباء و اجداد پر فخر کرنے کی علت کو ختم کر دیا ہے۔ اب یا تو متقی مومن ہے یا فاجر بدبخت و بدکار۔ تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔"

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ہم حق یا ناحق کی پروا کئے بغیر محض خاندان اور قبیلے کی جانبداری کی خاطر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور فتنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"جو شخص ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنوئیں میں گر پڑے اور اسے دم سے پکڑ کر نکالا جائے۔" {۱۵}

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ "میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) عصبیتِ جاہلیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

"عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔" {۱۶}

نبی ﷺ نے فرمایا کہ قوم سے محبت مذموم نہیں لیکن گناہ میں اس کا ساتھ دینا جرم ہے۔ یعنی قوم کسی ایسے کام میں مبتلا ہو جو ظلم پر مبنی ہو اور ہم اسے ظلم سے منع کرنے کی بجائے اس کی مدد کرنے لگیں تو یہ عصبیتِ جاہلیت ہے۔ سراقہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا:

"تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی قوم کی طرف سے ظلم کی مدافعت کرے جب تک کہ وہ اس مدافعت میں گناہ کا مرتکب نہ ہو۔"

گویا نبی کریم ﷺ نے قوم کا ساتھ دینے کی حد یہاں بیان فرمادی ہے کہ یہ مدد صرف اسی حد تک ہو کہ قوم ظلم کی مرتکب نہ ہو رہی ہو۔ اسی طرح کی ایک روایت مسند احمد اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔

جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيسَ مِنَّا مَن دعا الى العَصبيةِ' وليس مِنَّا مَن قاتل عصبيةً' وليس مِنَّا مَن مات علىٰ عصبيةٍ)) {۱۷}

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے لوگوں کو عصبیت کی دعوت دی۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی بنیاد پر کسی سے جنگ کرے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی حالت میں مرا۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے نسب کوئی ایسی چیز نہیں کہ تم ان کے سبب کسی کو برا کہو۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ سیر کے برابر سیر (یعنی برابر وزن کے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے مگر دین اور تقویٰ کی بنیاد پر۔" {۱۸}

(جاری ہے)

(اس قسط کے حواشی اگلی قسط کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے)

امام ابنِ ماجہ رح

(۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

عبدالرشید عراقی

سنن ابن ماجہ

امام ابن ماجہ کا سب سے بڑا علمی و تصنیفی کارنامہ ان کی شہرۂ آفاق تصنیف "سنن ابن ماجہ" ہے۔ اسی کتاب کی بدولت ان کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب صحاح ستہ میں شامل ہے۔ اس کی ترتیب فقہی طرز پر ہے اور یہ ۳۲ کتب، ۱۵۰۰ ابواب اور ۴ ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ {۲۱}

سنن ابن ماجہ کی خصوصیات

سنن ابن ماجہ اسلامیات کی عظیم ترین اور احادیث کی امہات کتب میں شامل ہے۔

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ :

> "یہ کتاب نہایت مفید ہے، اور مسائل فقہ کے لحاظ سے اس کی ترتیب و تبویب ہے اور اس کے مطالعہ سے ابن ماجہ کے علمی تبحر اور کثرت معلومات کا پتہ چلتا ہے۔" {۲۲}

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ :

> وکتابُہ فی السنن جامع جیّد {۲۳}
>
> "ان کی کتاب سنن (احکام) میں ایک عمدہ جامع ہے"۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں :

> وفی الواقع از حسن ترتیب و سرد احادیث بے تکرار واختصار آنچہ ایں کتاب دارد، ہیچ یک از کتب ندارد۔ {۲۴}